Message

بندگی شیخ مصطفی عثمانی، احوال و آثار: ایک مطالعہ

تصنیف: مولانا ابرار رضا مصباحی

سنہ اشاعت: ستمبر 2017ء/ذی الحجہ 1438ھ

صفحات:282

تعداد:چھ سو (600)

قیمت:Rs.350

ناشر: شاہ عبد العلیم آسی فاونڈیشن

انتساب : مجمع البحرین حضرت مفتی شیخ محمد عبید الرحمان دام فیضانہ

(زیب سجادہ:خانقاہ رشیدیہ جون پور،یوپی)

طباعت بتعاون: ایڈوکیٹ الحاج محمد عبد العلی شکوری رشیدی(مختار عام خانقاہ مصطفائیہ چمنی بازار پورنیہ۔ساکن عملہ ٹولہ کٹیہار)

***

خانقاہ رشیدیہ جون پور کے بانی اور شہرہ آفاق کتاب "مناظرہ رشیدیہ" کے مصنف قطب الاقطاب محمد رشید عثمانی قدس سرہ ہیں ۔ ان کا مزار جون پور ہی میں ہے ۔ ان کے والد گرامی حضرت بندگی جمال الحق شیخ مصطفی عثمانی علیہ الرحمۃ والرضوان ہیں۔ ان کا مزار خانقاہ مصطفائیہ چمنی بازار، پورنیہ، بہار میں ہے ۔ یہ کتاب ان ہی کی تفصیلی اور تحقیقی سوانح حیات ہے ۔ اس موضوع پر یہ پہلی باضابطہ کتاب ہے ۔

کتاب کی شروعات مولف کی "صدائے دل" سے ہوتی ہے ۔ بعدہ زیب سجادہ مجمع البحرین مفتی محمد عبید الرحمان رشیدی کے دعائیہ کلمات ہیں ۔ مفتی سید شاہ محمود احمد رفاقتی ، سجادہ نشیں خانقاہ رفاقتی مظفرپور کا تاثر بھی شامل کتاب ہے ۔ مفتی محمود احمد رفاقتی لکھتے ہیں ۔

"اگر فقیر نے ان کو (مولف کو) نا دیکھا ہوتا تو سمجھتا کہ کسی سن رسیدہ دیدہ ور عالم نے لکھا ہے"

مفتی صاحب کے اس تاثر نے مطالعہ کے سلگتے شوق پر پٹرول کا کام کیا ۔ اشتیاق اتنا بڑھا کہ یومیہ معمولات ترک کرکے مطالعہ مستغرق ہوگیا ۔ مسلسل دو دن کے مطالعہ کے بعد 12 اگست کی صبح فراغت پائی ۔

__اصل کتاب صفحہ اکیاون (51) سے ہے ۔ تسمیہ شریف سے اصل کتاب کی شروعات ہوتی ہے ۔

کتاب کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ مولانا ابرار رضا مصباحی نے اپنا نام زیر تالیف غالبا از راہ انکساری لکھا ہے، ورنہ یہ کتاب تالیف نہیں بلکہ مصباحی صاحب کی باضابطہ تصنیف ہے، جو تحقیق کے منہج پر لکھی گئی ہے __تالیف میں عموما "حاطب اللیل" کی طرح ہر رطب و یابس کو جمع کردیا جاتا ہے اور بس ۔ مولف کی اس سے زیادہ کوئی ذمہ داری نہیں ہوتی ۔ مواد اگر خام ہو تو اس کی جواب دہی صاحب ماخذ پر ہوتی ہے، مولف پر نہیں ۔جب کہ تحقیق میں دودھ کو پانی سے الگ کرنے کی سعی محنت کرنی پڑتی ہے ۔ مولانا نے اس کتاب میں یہی کام کیا ہے ۔ مولف موصوف بلکہ محقق گرامی مولانا ابرار نے جگہ جگہ تحقیق کے ایسے جوہر بکھیرے ہیں کہ یہ انہی کا حصہ ہے ۔ مختلف روایات کی تلاش، ان کے درمیان تطبیق، تطبیق ممکن نہ ہو تو ترجیح و تردید یہ سب تحقیق کا حصہ ہیں ۔ مصباحی صاحب نے کتاب میں ان سب سے کام لیا ہے ۔

تحقیق کی چند جھلکیاں یہ ہیں

(1) محمد اسحاق بھٹی نے "فقہائے ہند" میں شیخ مصطفی عثمانی کا لقب "شیخ رومی عثمانی" بتایا ہے ۔ مصباحی صاحب نے اپنی کتاب کی شروعات ہی محمد اسحاق بھٹی پر تعاقب سے کیا ہے ۔ اور واضح کیا ہے کہ شیخ مصطفی عثمانی کا لقب "جمال الحق" اور "حضرت بندگی" تھا ۔ البتہ آپ کے مورث اعلی مخدوم بخشی رومی "شیخ رومی" اور "مخدوم رومی" کے لقب سے یاد کیے جاتے تھے ۔

(2) مولانا عبد المجتبی رضوی نے "تذکرہ مشائخ قادریہ برکاتیہ رضویہ" میں بانی خانقاہ رشیدیہ شیخ محمد رشید عثمانی اور شیخ یسین جھونسوی کو حضرت جمال الاولیا کوڑوی کے خلفا میں شمار کیا ہے ۔مگر مصباحی صاحب نے سمات الاخیار، گنج رشیدی وغیرہ سے ثابت کیا ہے کہ دونوں بزرگوں کی جمال الاولیا سے شاگردی تو ثابت ہے، پر خلافت نہیں ۔

(3) ایک معرکۃ الآرا بحث حضرت بندگی شیخ مصطفی عثمانی کے سنہ وصال پر چھڑ گئی ہے ۔

نزھۃ الخوطر میں سن وصال 1076ھ مذکور ہے ۔

فقہائے ھند میں بھی 1076ھ مذکور ہے ۔

میر سید غلام علی آزاد بلگرامی نے "ماثر الکرام" کے حاشیہ پر 1022ھ لکھا ہے ۔ مزے کی بات یہ ہے کہ انہوں نے نزھۃ الخواطر کا حوالہ دیا ہے ،جب کہ اس میں 1076ھ مذکور ہے ۔

سمات الاخیار میں ہے کہ آپ کے وصال کا سن تلاش بسیار کے بعد بھی نہیں مل سکا ۔

1032ھ اور 1040ھ کے درمیان ہوا ہے۔۔۔۔بعض قرائن کی بنیاد پر کہا جا سکتا ہے کہ آپ کا وصال 1038ھ میں ہوا ہے۔

(4) حضرت شیخ مصطفی عثمانی کے مورث اعلی میں ایک مخدوم شیخ یخشی رومی آتے ہیں۔ ان کا نام سمات الاخیار میں "یخشی" (ابتدا بہ یائے حطی) لکھا ہے۔ گنج ارشدی میں "بخشی" (ابتدا بہ بائے ابجد) ہے۔ بحر ذخار میں بھی بائے ابجد کے ساتھ بخشی ہے۔

ان سب روایات کے بعد مصنف کتاب ھذا لکھتے ہیں:

"اس طرح مخدوم رومی کے نام نامی میں مختلف روایتیں ہیں، لیکن اصل نام یخشی (بالیا) ہے جو کتابت کی غلطی سے "یخشی" سے "بخشی" ہوگیا ہے۔"

یہاں میں مصباحی صاحب کی توجہ اس طرف دلانا چاہوں گا کہ کیا ہی اچھا ہوتا کہ یخشی کی وجہ ترجیح کتاب میں مذکور ہوتی۔ کتابت کی غلطی کا احتمال یخشی اور بخشی دونوں میں ہے۔ اس لیے یخشی کو چن لینے پر وجہ مذکور ہونا چاہیے تھا۔

(5) شیخ مصطفی عثمانی قدس سرہ بعد فراغت سکلائی سے ترک وطن کرکے سیدھے جون پور پہنچے یا پھر درمیان میں امیٹھی میں بھی کچھ عرصہ رہے۔ فقہائے ہند میں محمد اسحاق بھٹی نے سکلائی سے امیٹھی پھر امیٹھی سے جون پور جانے کا ذکر کیا ہے۔

مگر مصباحی صاحب امیٹھی جانے کو تسلیم نہیں کرتے۔ ان کے نزدیک شیخ مصطفی عثمانی سکلائی سے جون پور پہنچے پھر وہاں سے پورنیہ تشریف لائے۔

مولانا مصباحی نے کن شواہد کی بنا پر محمد اسحاق بھٹی کی روایت کو رد کیا ہے یہ کتاب میں مذکور نہیں ہے۔ غرض کہ یہاں بھی تحقیق کو تشنہ چھوڑ دیا گیا ہے۔

(6) صفحہ 82 کے آخر میں ایک جگہ کتابت کی غلطی بھی محسوس ہوئی۔ عبارت یہ ہے

"شیخ قیام الدین نے بندگی شیخ نظام الدین کو جو تحریر خلافت و اجازت عطا کی ہے"

میرے خیال میں یہاں شیخ نظام الدین کی جگہ شیخ مصطفی عثمانی کا نام ہونا چاہیئے۔ انہی کی خلافت کا ذکر چل رہا ہے اور آگے جو تحریر خلافت کتاب میں پیش کی گئی ہے، اس میں بھی جمال الحق شیخ مصطفی عثمانی قدس سرہ کا ہی نام مذکور ہے۔

(7) صفحہ 28 کے آخر میں پورنیہ ضلع کی چو حدی بیان کی گئی ہے۔ اس میں بھاگل پور کو پورنیہ سے مغرب درشایا ہے۔ جب کہ تقسیم پورنیہ سے قبل یا بعد کسی وقت بھی کسی طرح بھاگل پور پورنیہ سے مغرب نہیں آتا۔

[illegible] کہ من جملہ یہ کتاب حضرت بندگی جمال الحق شیخ مصطفی عثمانی قدس سرہ کی حالات زندگی اور خانقاہ مصطفائیہ چمنی بازار

کی اس کاوش کو قبول فرمائے ۔ان کی عمر میں برکتیں، علم میں کشادگی، شوق میں جنون ، حوصلہ میں بلندی اور اخلاق میں پختگی عطا فرمائے ۔
آمین بجاہ النبی الکریم

*موہنا چوکی، کدوا، کٹیہار، بہار
رابطہ نمبر:7545976669

صاحب تبصرہ کی پچھلی تحریر:

بے حیا چولھا

شیئر کیجیے

Share

»ہمارے خواب سب ٹھہرے ہوئے ہیں

قطعہ (چونچ گیاوی)«

نام *

ای میل *

ویب سائٹ

اس براؤزر میں میرا نام، ای میل، اور ویب سائٹ محفوظ رکھیں اگلی بار جب میں تبصرہ کرنے کے لیے۔

تبصرہ کریں

ہمارے نیوز لیٹر کو سبسکرائب کریں

ی میل *

تبصرہ

تبصرہ

مجموعہ تفاسیر از خاکی محمد فاروق

1 min read

تبصرہ

پتے تفہیم

1 min read

تبصرہ

کتاب : دریافت اور بازیافت

min read 1

رابطہ

ishtiraak.com@gmail.com

+91- 8294985586

حالیہ اشاعتیں

ہمارے نیوز لیٹر کو سبسکرائب کریں

ای میل *